Registered with the Registrar of news papers for India at no. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵ | شمارہ ۴۹

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN P.I.N. 143516

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۶ ہجری | ۲ فتح ۱۳۵۵ ہش | ۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مؤرخہ ۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ
" حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمدللہ !

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

۵۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور ہوتی جا رہی ہے ۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرماتے رہیں ۔

قادیان ۲۹ نبوت (نومبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سفر ربوہ پر ہیں ۔ باقی درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمدللہ ۔

قادیان ۲۹ نبوت (نومبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال خیریت سے ہیں ۔ الحمدللہ ۔

ہمارے جلسہ سالانہ کے ساتھ نہایت عظیم الشان برکتیں وابستہ ہیں

اگر مشکلات بھی راہ میں حائل ہوں تو انہیں پھلانگتے ہوئے آؤ اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آؤ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۷۶ء کا خلاصہ

ربوہ ۵ نومبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ کے متعلق احباب جماعت کو تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی ۔ حضور نے اہل ربوہ کو آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانوں کے کمرے پیش کرنے ، پاکستان کے مختلف حصوں سے آنے والے احباب کو اپنے آپ کو رضاکارانہ خدمت کے لئے پیش کرنے اور دنیا بھر کے احمدیوں کو مشکلات اور رکاوٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر تعداد میں جلسہ پر آنے کی نہایت ہی پُراثر اور بصیرت افروز پیرائے میں تلقین فرمائی ۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے :-

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا الفضل میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخوں کو بدلنا پڑا ہے ۔ اب جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر کی بجائے ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ دسمبر کی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں ۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات اپنے اندر بڑی وسعت رکھتے ہیں اور ان کے لئے بڑی تیاری کرنی پڑتی ہے کیونکہ جلسہ میں آنیوالے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے ۔ جہاں تک تیاری کا سوال ہے میں دعا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ جن پر انتظامات کی ذمہ داری ہے وہ انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر طریق پر انتظامات کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا ۔

میں اس تعلق میں بعض ایسی باتوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کا تعلق منتظمین سے نہیں بلکہ تمام جماعت سے ہے ۔

پہلی بات یہ ہے کہ گزشتہ چند سال سے ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں ان کی وجہ سے ربوہ کے مکانات کی تعداد اُس نسبت سے نہیں بڑھی جس نسبت سے وہ پہلے سال بہ سال بڑھا کرتی تھی ۔ ہر چند کہ مکانوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو سکا تاہم خدا کے فضل سے جلسہ پر آنے والوں کی تعداد میں پہلے کی نسبت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور احباب نے بفضل اللہ تعالیٰ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آنا شروع کر دیا ہے ۔ جو لوگ پاکستان کے مختلف حصوں سے مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کی حیثیت سے جلسہ پر یہاں آتے ہیں یا جو احباب مہدی علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بیرونی ملکوں سے تشریف لاتے ہیں ان کی رہائش کا انتظام کرنا منتظمین کا ہی نہیں بلکہ اہل ربوہ کا بھی کام ہے ۔ پہلے جو عمارتیں مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے مختص کی جاتی تھیں ان میں ایک بڑا اور معتدبہ حصہ ہمارے اپنے سکولوں اور کالجوں کی عمارتوں کا ہوتا تھا ۔ بعد میں حکومت نے اس خیال کے پیش نظر ملک کے تمام سکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لے لیا کہ اس طرح تعلیم کے میدان میں ملک کی بہتر خدمت ہو سکے گی ۔ چنانچہ ہمارے سکول اور کالج بھی اسی ضمن میں تو میا لئے گئے اور ان کا کنٹرول اور ان کی ملکیت حکومت کو منتقل ہو گئی ۔ ہم نے صرف ربوہ میں ہی ان سکولوں اور کالجوں کی کروڑوں روپوں کی عمارتیں پورے انشراح اور بشاشت قلب کے ساتھ حکومت کے حوالے کر دیں ۔ کیونکہ جماعت نے جو تعلیمی ادارے کھولے تھے وہ قوم کی خدمت کی نیت سے ہی کھولے تھے انہیں کھولنے میں کوئی اور غرض ہمارے پیش نظر نہ تھی ۔ اپنے سکولوں اور کالجوں کی کروڑوں روپوں کی عمارتیں قومی مفاد کے پیش نظر بخوشی حکومت کے حوالے کرنے کے بعد اگر جماعت کو چند یوم کے لئے ان عمارتوں کے استعمال کی ضرورت پڑے تو مقامی افسران کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور اگر انہیں انکے استعمال کی اجازت دینے میں انقباض ہو تو انہیں اس سارے معاملہ پر غور کر کے فراخ حوصلگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔ اگر جلسہ کے ایام میں ہمیں سکولوں اور کالجوں کی عمارتیں استعمال کیلئے مل بھی جائیں تو بھی میں امید رکھتا ہوں کہ ان عمارتوں کے استعمال کی اجازت ملنے کے باوجود جگہ کی تنگی پھر بھی محسوس ہوگی ۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تشریف لانیوالے دوست اس تنگی کی پروا نہیں کریں گے وہ تکلیف اٹھائیں گے لیکن آئیں گے ضرور اور آئیں گے بھی انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں ۔ تاہم اس ضمن میں سوال یہ نہیں ہے کہ تشریف لانے والے احباب جگہ کی تنگی کی پروا نہیں کریں گے

(آگے صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

قادیان جلسہ سالانہ

بتاریخ !
۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ فتح ۱۳۵۵ ہش
دسمبر ۱۹۷۶ء

امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ فتح ۱۳۵۵ ہش (دسمبر ۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا ۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر سکے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۔ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲ فتح ۱۳۵۵ ہش !

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر منعقد ہوگا

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے گزشتہ پرچہ میں شائع کردہ اعلان سے احباب جماعت کو اس بات کا علم ہوگیا ہوگا کہ اس سال بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں، سالہا سال کی مقررہ تاریخوں سے کئی روز قبل یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر مقرر فرمادی ہیں۔ اور حضور ہی کے ایماء کے پیش نظر قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں بھی تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ اب قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی نئی تاریخیں

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء

بروز اتوار، سوموار اور منگل مقرر کی گئی ہیں۔ اس لئے احباب اپنے اس الٰہی سفر کے لئے نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں۔ اور سفر کی تیاری اور روانگی کا پروگرام اس کے مطابق تبدیل کرلیں۔

گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں جلسہ سالانہ کی شرکت کے متعلق تفصیلاً لکھا جاچکا ہے جس صورت میں کہ اس جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تحریک کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے اُس قادر و توانا خدا نے اپنی حکمتِ کاملہ کے تحت "قومیں" تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملنے والی ہیں — ہم بذاتِ خود مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ خدا کے مسیح نے جو بات آج سے ۸۴ سال پہلے القائے ربانی کے نتیجہ میں لوگوں پر ظاہر کی، آج اس کے پورا ہونے کے واضح ثبوت مل رہے ہیں اور مشرق و مغرب سے آنے والے نفوسِ مطہرہ اس پاک جماعت میں نہ صرف شامل ہو رہے ہیں بلکہ ان کے دلوں میں دینِ اسلام اور احمدیت کے ساتھ محبت و خلوص کا ایسا جذبہ موجزن ہو رہا ہے کہ نسلی مسلمانوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے مالی و جانی قربانیاں کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اور انہیں میں سے مرکزِ سلسلہ میں حاضر ہوکر الٰہی باتوں کے سننے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں رجوع کر رہے ہیں —— !

خدا تعالےٰ کے کام اور اس کی نہاں در نہاں تقدیریں اپنے اندر عجیب و غریب قسم کی حکمتیں رکھتی ہیں۔ جن کا قبل از وقت ادراک ممکن ہی نہیں۔ البتہ جب اس کے شاندار نتائج وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے ہیں تو ان کا مشاہدہ کرکے ایمان میں ایک خاص قسم کا جلاء پیدا ہوتا ہے — بطور مثال ملکی تقسیم کے وقت جو حالات پیش آئے۔ ملک کی کچھ آبادی کو اِدھر سے اُدھر منتقل ہونا پڑا تو ان میں احباب جماعت بالخصوص مرکزِ سلسلہ قادیان میں آباد احباب کرام پر بھی اثر پڑا اس طرح کی نقل مکانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اپنی خاص حکمتوں کے تحت، جماعت کے لئے ایک دوسرے مرکز "ربوہ" کی بنیاد ڈالی۔ جو اس وقت تیس سال گزر جانے کے بعد نہ صرف قادیان ہی کی طرح بین الاقوامی شہرت کا شہر بن چکا ہے بلکہ گزشتہ دنوں میں جماعت احمدیہ پر آنے والے عجیب و غریب حالات کے ساتھ سعید روحوں کو اس مقدس شہر کی طرف رجوع کرنے اور اس سے برکات روحانیہ حاصل کرنے کا ایک عظیم مقام بنادیا ہے۔ اسی روشنی میں آپ جلسہ سالانہ کی تاریخوں پر غور فرما سکتے ہیں۔ ۸۴ سال سے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ روحانی اجتماع ہر سال پورے تسلسل کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں مقررہ تاریخوں پر منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ ہی کے زمانہ سے ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کی تاریخیں اس جلسہ کے لئے چلی آتی رہی ہیں سوائے چند ایک بار کے جب حالات کی غیر معمولی مجبوری کے سبب ان مقررہ تاریخوں سے ہٹ کر دوسرے ایام میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ ورنہ مقررہ تاریخوں پر ہی انعقاد عمل میں آتا رہا۔ اب کے سال جب ربوہ کا جلسہ وہاں کے بعض ناگزیر حالات کے سبب سالہا سال کی مقررہ تاریخوں پر منعقد کیا جانا ممکن نہ ہوا اور بامرِ مجبوری انہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر کو جلسہ کرنا پڑ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کا یہ عجیب و غریب مظاہرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے دائمی مرکز یعنی قادیان کو یہ سعادت بخشی کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی مقرر فرمودہ تاریخوں پر اپنے یہاں اس الٰہی جلسہ کا انعقاد عمل میں لائے۔ اس طرح ہمارے لئے قادیان کا یہ جلسہ سالانہ خاص اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔ اسلئے جہاں اس اہمیت کو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے وہاں اس کے تقاضے کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ وہ تقاضے کیا ہیں۔ مثلاً یہی کہ اب آپ کو آٹھ نو روز مزید تیاری کے لئے مل گئے۔ اس طرح جلسہ سالانہ قادیان کی جو تاریخیں اب مقرر ہوئی ہیں، ان ایام میں عام طور پر سرکاری محکموں میں کرسمس وغیرہ کی تعطیلات بھی ہوتی ہیں۔ اس طرح آپ کی شرکت کے لئے سہولیات کے سامان ہوگئے۔ اگر آپ جلسہ سالانہ قادیان کی پہلی تاریخوں پر اس وجہ سے شرکت کرنے سے معذور تھے کہ آپ کے محکمہ سے رخصت حاصل کرنے کے مواقع میسر نہ تھے لیکن اب تبدیل شدہ تاریخوں کے لحاظ سے اس سہولت سے بخوبی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک روحانی پہلو بھی ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا وہ یہ کہ ان خاص دنوں میں غیر معمولی برکتوں کا بھی تعلق ہے۔

حدیثِ نبوی کے مطابق چونکہ مومنوں کے تمام کام نیتوں کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اس لئے اگر ہم لوگ جو اس سال قادیان میں اپنے سالانہ جلسہ کے لئے ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کی نئی تاریخوں پر جمع ہوں گے اپنے دلوں میں یہ جذبہ لے کر جمع ہوں کہ یہ وہ تاریخیں ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے خود مقرر فرمائیں۔ اور ربوہ کا جلسہ سالانہ انہی تاریخوں میں منعقد ہوتا چلا آیا۔ لیکن وہ تو اپنی مجبوریوں کے سبب ان تاریخوں پر جلسہ کے انعقاد سے معذور ہیں اور ہمیں اللہ تعالےٰ نے اس سعادت سے نوازا ہے۔ تو خدا تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ان سب برکتوں اور فضلوں کے سمیٹ لینے کا سبب بنائے اور اس جلسہ کے شرکاء کو ان سے وافر حصہ عطا فرمائے۔!

علاوہ ازیں جلسہ کے یہ تاریخی ایام اس امر کا تقاضہ کرتے ہیں کہ احباب پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوں۔ نہ صرف خود بلکہ ممکن حد تک اپنے اہل و عیال اور زیرِ تبلیغ افراد کو بھی ہمراہ لائیں۔ تا وہ بھی جلسہ کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔

الغرض جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں اس سال جو تبدیلی عمل میں آئی ہے اور اسی پرچہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز کے ارشاد فرمودہ ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی موضوع پر آپ مطالعہ فرمائیں گے۔ جس میں حضور نے بڑے ہی پیارے انداز میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تبدیل شدہ تاریخیں بڑی سوچ بچار کے بعد رکھی گئی ہیں اور جس صورت میں کہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی بھی حضور انور ہی کے ایماء سے ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ناگزیر حالات کے تحت ہوا لیکن ہمارے لئے یہ تبدیلی بھی مذکورۃ الصدر نکات کی روشنی میں نہ صرف سراسر خیر و برکت ہی کا موجب ہے۔ بلکہ سب مومنوں کے دلوں میں ایک گونہ بشاشت پیدا کرنے کا باعث بھی بن رہی ہے اور ہم خوش ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام جن مقررہ تاریخوں پر یہ جلسہ مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد کرایا کرتے تھے اس سال انہی تاریخوں میں ہم لوگوں کو بھی جلسہ کی غرض سے قادیان میں جمع ہونے اور ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے روحانی پروگرام میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے —— !

خدا تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان مبارک دنوں میں تمام شرکاء جلسہ کو زیادہ سے زیادہ روحانی فیضان حاصل کرنے کی توفیق دے اور صحت و سلامتی سے قادیان لائے اور بعد اختتام جلسہ بخیر و عافیت انہیں ان کے وطنوں میں پہنچائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز عبدالرشید بدر جس نے اس سال ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دینا تھا لیکن اچانک پریشان کن عارضہ میں مبتلا ہوگیا اور تا حال بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہے۔ کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ پریشانیاں چل رہی ہیں۔ احباب سے نہایت دردمندانہ دل سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کی بیماری کو جڑھ سے ختم کردے اور وہ صحتیاب ہوکر ہماری دلی تمناؤں کے مطابق مخلوقِ خدا اور جماعت کی بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائے آمین۔ خاکسار:
محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

نبی اکرم صلعم کی بعثت کے ساتھ کامل شریعت انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی

ہر انسان کیلئے ممکن نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عکس بن سکے

انسانیت کو آج صرف احمدی کامل ہلاکت سے بچا سکتے ہیں۔!!!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کینیڈا سے خطاب۔ فرمودہ ۹ر اگست ۱۹۷۶ء بمقام ٹورنٹو کینیڈا

(مرتبہ : محمد ذکریا ورک جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ ٹورنٹو)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

زبان کسی شکل میں ہو کام آتی ہے ایک دفعہ افریقہ کے دورہ پر مجھے عربی میں بھی بولنا پڑا تھا۔ اور امریکہ کے دورہ میں سارا عرصہ انگریزی میں باتیں کرتا رہا ہوں یہاں یہ مشکل ہے کہ پانچ سات ایسے دوست ہیں جو اردو سمجھ ہی نہیں سکتے اور تیس چالیس مرد و زن ایسے ہیں جو انگریزی سمجھ ہی نہیں سکتے ایک ایسے دوست ہیں جو عربی سمجھ سکتے ہیں یہ سوچ کر اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اردو میں شروع کر دوں اگر کسی وقت جوش آگیا تو اور زبان کو بھی استعمال کر لوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتِ محمدیہ میں سب سے زیادہ اہم اور بلند مقام کے حامل ہیں جہاں تک مہدی علیہ السلام کے متعلق احادیث کا تعلق ہے ویسے تو سارے ہی ان احادیث کے وارث ہیں۔ لیکن خاص طور پر اُمتِ محمدیہ کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو ان احادیث سے خاص لگاؤ اور تعلق ہے۔ ایک جماعتِ احمدیہ جو یہ یقین رکھتی ہے کہ مہدی آگئے

اور ایک شیعہ حضرات

جو یہ یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ اور مسلک ہے کہ وہ آئے اور بارہ سال کی عمر سے صدیاں گزر گئیں اور وہ دوبارہ بڑی عمر میں آئیں گے۔ ان کے لٹریچر میں ان کی کتب میں سینکڑوں احادیث ہیں جن کا تعلق مہدی علیہ السلام سے ہے اور اس سلسلہ میں ان کو کوئی تعصب نہیں۔ بہت سی کتب ۱۹۷۴ء کے بعد سے فارسی زبان میں ہمارے پاس ایران سے پہنچی ہیں تھوڑی سی فارسی بھی مجھے آتی ہے میں نے خود غور سے ان کے بعض حصے پڑھے ہیں بڑی کثرت سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور بغیر کسی تعصب کے وہ احادیث میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کا مہدی کے متعلق یہ قول ہے امام شافعیؒ کا مہدی کے متعلق یہ قول ہے ابن عربی کا مہدی کے متعلق یہ قول ہے

ان بزرگوں کی احادیث

انہوں نے اپنی کتب میں اسی شوق اور اسی پیار سے جمع کر دی ہیں۔ جس شوق اور پیار سے انہوں نے اپنے گیارہ اماموں کے اقوال جمع کئے ہیں۔ اور دوسرے بزرگوں کے اقوال جو ان میں گذرے ہیں۔

ایک بات انہوں نے کتابوں میں یہ لکھی کہ مہدی علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے تمام انبیاء سے افضل ہیں وہ کہتے ہیں' یہ ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا کی طرف جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں مہدی علیہ السلام کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے تمام انبیاء سے افضل ہے اور یہ دلیل دی ہے کہ مہدی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس کامل ہیں جو پہلے انبیاء نہیں تھے۔

قرآن کی بعض آیات

سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ شریعت فطرتِ انسانیہ جو کامل شکل میں قرآن کریم کی صورت میں ہمارے سامنے آئی اس کامل شریعت کے کچھ حصے مختلف اوقات میں پہلے انبیاء کو دیئے گئے۔ قرآن کریم کا ہی ایک مختصر حصہ حضرت آدم علیہ السلام کو دیا گیا۔ پھر اس کے بعد جو شریعت لانے والے انبیاء

LAW-GIVING PROPHETS

تھے۔ ان کو قرآن کریم کا درجہ بدرجہ پہلے سے زیادہ حصہ دیا گیا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اُوتو نصیبًا مِنَ الکتاب کہ کتاب جو قرآن کریم کی شکل میں نازل ہوئی شریعت لانے والے انبیاء کو اسی کا ایک حصہ دیا جاتا رہا۔ چونکہ ان کے پاس قرآن کریم کا ایک حصہ پہنچا تھا۔ اس لئے ان میں سے اس وقت کے لحاظ سے جو اپنے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہی بن سکتا تھا عکسِ کامل نہیں بن سکتا تھا۔ کیونکہ ان کے پاس عکسِ کامل کی تصویر ہی نہیں تھی۔

جس شریعت پر عمل پیرا ہو کر انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل بن سکتا ہے اس شریعت کا صرف ایک حصہ ان کے پاس پہنچا تھا۔ وہ سارے کے سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس تھے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی عکسِ کامل نہ تھا۔

نبی اکرمؐ کی بعثت کے ساتھ

کامل شریعت انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ نے یہ تصویر کھینچی جب ان سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے اخلاق کیا تھے ؟؟ تو فرمایا خُلقہ القرآن گویا قرآن کریم نے تعلیم دی اور نبی اکرم نے اسے کر دکھایا

وَلَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

اب انسان کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ وہ ہر پہلو سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس بن سکے لیکن ہر انسان کے لئے آنحضرت کی بعثت کے بعد یہ ممکن نہیں ہوا کہ محمد رسول اللہ کا کامل عکس بن سکے۔ عکس عکس میں عقل فرق کرتی ہے اور اس کا انحصار ان طاقتوں اور استعدادوں اور ان قوتوں پر ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

مہدی علیہ السلام کو تمام اُمت

کے افراد کے مقابلہ میں' تمام اُمت کے اولیاء کے مقابلہ میں' تمام اُمت کے مجددین کے مقابلہ میں سب سے زیادہ استعدادیں اور قوتیں عطا کی جائیں گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیار جس رنگ میں اس پیار کا انحصار مہدی علیہ السلام کے دل میں پیدا ہو کے ظاہر ہوگا۔ کسی اور دل سے وہ پیار ظاہر نہیں ہو سکے گا۔

اس وجہ سے شیعہ کہتے ہیں

کہ اُمتِ محمدیہ میں آنے والا مہدی تمام پہلے انبیاء سے افضل ہوگا کیونکہ

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل ہوگا۔ ہم نے اس عکس کامل کو دیکھا ہم اس پر ایمان لائے اور دنیا جو بدل رہی ہے ہر آن ہر لحظہ اس بدلی ہوئی دنیا کے جو نئے نئے مسائل تھے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے مہدی علیہ السلام نے قرآن کریم کی ایک تفسیر کی وہ تفسیر ہمارے ہاتھ میں ہے اس لئے ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اس تفسیر سے فائدہ اٹھائیں

ایک اور نقطہ

یہاں میں اسی سلسلہ میں بتاؤں گا۔ قرآن کریم نے ایک ہی وقت میں دو دعوے کر دئے ہیں جو دنیا کی عقل میں سمجھ نہیں آتے۔ قرآن نے اپنے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ میں کتاب مبین ہوں کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہر بات ظاہر اور باہر ہے اور اسی سانس میں یہ دعویٰ کیا کہ میں کتاب مکنون ہوں میں چھپی ہوئی کتاب ہوں انسانی عقل اس پر اعتراض کر سکتی ہے مگر انسان کی روحانی طاقت اسے تسلیم کرنے پر مجبور رہے جو مسائل نبی اکرم کے زمانے میں انسان کو درپیش تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضاحت سے حل کیا اور جو مسائل حل ہو جاتے ہیں ان مسائل کے متعلق قرآن کریم کی تفسیر ظاہر ہو جاتی ہے وہ کتاب مبین ہے کھلی کتاب ہے ہر ایک پڑھ سکتا ہے ایک معترض ایک مستشرق ایک عیسائی بھی اسے پڑھ سکتا ہے۔ MORGOLIUTH جو بڑا سخت متعصب مستشرق اسلام کے خلاف انگلستان میں پیدا ہوا اس نے دعویٰ کیا کہ

مسند احمد ابن حنبل

جو احادیث کی کتب میں سے ایک بڑی کتاب ہے۔ کسی مسلمان نے یہ کتاب شروع سے آخر تک نہیں پڑھی "مارگولیتھ" نے کہا کہ یہ کتاب میں نے پڑھی اس کے بعد بعض احمدیوں نے اس کو پڑھا اور اس کا وہ دعویٰ تو یوں غلط ہو گیا صرف جو چیز میں بتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کتاب مبین کے جو حصے ہیں اس کے اوراق ہر کس و ناکس کے لئے کھلے ہیں چھپے ہوئے نہیں ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ ان کو پڑھ سکتا ہے شاید پوری طرح سمجھ نہ سکے لیکن

اس کے پڑھنے سے

اغلباً یاد بھی کر سکتا ہے کتابیں لکھنے کا جو موجودہ آرٹ ہے وہ تو یہی ہے کہ حوالے دئے جاؤ صحیح یا غلط استدلال کرتے جاؤ اللہ تعالیٰ نے انسان کو غلط استدلال کرنے کی بھی استعداد دی ہے۔

ایک دفعہ آکسفورڈ میں

یہاں امریکہ سے ایک ٹیم گئی ہمارا ایک طالب علم بڑا تیز اور ذہین تھا اس نے حوالے اکٹھے کئے امریکہ کے اخباروں کے اور کہنے لگا کہ امریکہ کے اخباروں نے یہ اعداد و شمار دئے ہیں اور جب ہم ان کو جمع کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں اس وقت کوئی بھی شخص نہیں سارے کے سارے امریکہ سے باہر سیر کیلئے نکلے ہوئے ہیں۔ تو انسان کو جہاں صحیح استعداد کی قوت عطا کی گئی ہے۔ اس کو بہکنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ اس واسطے جو کتاب مبین ہے اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے یہ شرط نہیں لگائی کہ صرف عالم اس کو سمجھ سکیں گے۔ ورنہ کتاب پھر کتاب مبین نہیں رہتی۔

ایک مستشرق عیسائی ایک دہریہ جب ان کتابوں کو دیکھیگا اگر اس کو عربی آتی ہے تو وہ ان کو پڑھے گا سارا پرانا لٹریچر یا عربی یا فارسی میں ہے کئی ایک عیسائی ایسے ہیں جن کو عربی اور فارسی دونوں بڑی اچھی آتی ہیں۔ وہ ان کتابوں کو پڑھ رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کتاب مبین کے حصوں کو ذہن میں حاضر رکھنا کسی کے تقدس کی علامت نہیں بتلایا گیا اور نہ ہی قرب الٰہی کی علامت بتلایا گیا ہے لیکن جو اس کا

حصہ کتاب مکنون

کا ہے وہ یہ ہے کہ ہر انسان کی زندگی بحیثیت انسان مسلسل حرکت میں ہے اور اس حرکت سے یہاں اور بہت سے نتائج نکلتے وہاں ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نئے نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جب یورپ میں INDUSTRIAL REVOLUTION ہوا تو نئی ایجادیں ہوئیں کارخانے بنے لیبر اکٹھی ہوئی اس سے پہلے LABOUR PROBLMS اس قسم کی نہیں تھیں اگر INDUSTRIAL REVOLUTION (صنعتی انقلاب) نہ ہوتا تو اس کے بہت سے ازم جو دنیا میں پیدا ہوئے اور جو طاقت انہوں نے حاصل کی ان کے پیدا ہونے کا امکان نہ تھا۔ اور نہ ہی ثابت ہونے کا انسان کی ترقی نے انسان کے لئے جہاں بہت سی غیب کی راہیں کھولیں وہاں بہت سے مسائل بھی پیدا کئے ہر زمانہ ہر صدی نے انسان کے لئے مسائل بھی پیدا کر دئے

قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا

کہ میں قیامت تک کے لئے انسان کی ذمہ داری لے لیتا ہوں یہ ایسی کتاب ہے۔ قرآن نے کہا اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ہ کہ کریم کتاب ہے۔ دوسری جگہ ذکر ہے بڑی کریم کتاب ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے لئے یہ الہام ہوا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ جس کی طرف میں بعد میں آؤں گا۔ بہت ہی کریم کتاب ہے۔ جتنا ہم سوچ سکتے ہیں اتنا ہمیں اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی عظمتوں اور قرآن کریم کی رفعتوں تک ہمارے ذہن پہنچ نہیں سکتے ع

جو ضروری تھا وہ ایسا میں مہیا نکلا

اس ایک میں نہیں بلکہ ہر ایک میں جو ضروری تھا فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن کریم کی ایک تفسیر

کتاب مکنون میں ہے لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کہ مطہر کے سوا کسی نے اس کو ہاتھ نہیں لگانا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم واقعہ میں تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی رب العٰلمین کی طرف سے ہے جس نے قیامت تک دنیا کے فنا ہو جانے تک، انسان کی ربوبیت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اس نے کہا میں تمہارے لئے ہدایت کے سامان پیدا کروں گا۔ یہ کتاب اس کی طرف سے آئی ہے تو جہاں تک مبین کا سوال ہے۔ اس کتاب کے ہر حصے کو ہر شخص پڑھ سکتا ہے سمجھ بھی سکتا ہے۔ اور یہ علم جو اس کا ہے یہ اس کے عالم ہونے کی دلیل نہیں لیکن

نبی کریم صلعم سے یہ وعدہ

کیا گیا کہ قرآن کریم کو معنوی طور پر بھی محفوظ رکھنے کے لئے ایسے پیارے خدا کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے بزرگ پیدا ہوتے رہیں گے جو خدا سے علم قرآن سیکھ کر اپنے اپنے زمانہ اور اپنے اپنے علاقہ میں جو دقتیں ہیں ان کے دور کرنے کی کوشش کریں گے ان کے جو مسائل ہیں ان کو حل کریں گے قبل اس کے کہ میں اس طرف آؤں کہ یہ چیز

ہم پر کیا ذمہ داری

ڈالتی ہے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تاریخ نے یہ چیزیں ثابت کی ہیں یہ چیز بڑی دلچسپ ہے کتاب مکنون کا مطلب تھا کہ ہر جو GENERATION ہے اس کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی بزرگ پیدا ہو اب ہم نے ایک کتاب جس کا نام کتاب المصنفین ہے اس میں پایہ کے جو مصنفین WRITERS مختلف صدیوں میں پیدا ہوئے ان میں لکھی گئی ہے لکھنے والے نے بڑی محنت کی ہے۔ بڑی دلچسپ کتاب ہے ہمیں ان بزرگوں کے حالات پڑھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سید عبد القادر جیلانیؒ بڑے بزرگ تھے۔ اپنے زمانہ کے بہت سے مسائل بھی انہوں نے حل کئے جس وقت انہوں نے مسائل حل کئے تو کئی باتیں بیان کیں کتاب مکنون کے حصے خدا تعالیٰ سے سیکھ کر انہوں نے لوگوں کے سامنے رکھے وہ اس سے مختلف اور زائد تھے جو اس سے پہلے لوگوں نے لکھا ہوا تھا

سید عبد القادر جیلانیؒ

کو یہ کہہ کے کافر قرار دیا گیا کہ وہ باتیں ہمیں بتلاتے ہو جو پہلوں نے نہیں بتلائیں۔ یہ نہیں کہا کہ کہاں سے لائے ہو۔ اور پھر اس کے بعد جو نسل پیدا ہوئی اور دوسرے بزرگ آئے ان کو یہ کہہ کہ کافر قرار دیا کہ جو باتیں عبد القادر جیلانی نے بتلائیں وہ تم کیوں نہیں کہتے تم پتہ نہیں کہاں سے لے آئے ہو۔ تو شروع سے لیکر آج کے دن تک یہ کفر کا سلسلہ اس بناء کے اوپر ہمیں نظر آتا ہے اور بھی کئی ایک اس کی بناء ہیں جس کی وجہ سے کھیلنے والوں نے مذہب سے کھیل کھیلی۔ لیکن قرآن کریم نے اعلان کیا تھا کہ میں کتاب مکنون ہوں اور لوگوں کو صرف اس لئے دکھایا جائے گا اور یہ بتانے کے لئے کتاب مکنون کا علم دیا جائے گا تاکہ یہ ثابت ہو کہ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہونے والی ہے جس نے قیامت تک کے ہونے والے مسائل کو حل کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چونکہ صرف چودھویں صدی کے مجدد نہیں بلکہ آپ نے جیسا کہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ آپ آخری ہزار سال کے الف آخر کے لئے بھی مجدد ہیں اور وہ خلافت کا سلسلہ جو کما استخلف الذین من قبلهم کے ساتھ وابستہ تھا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بارہ خلفاء ہوئے وہ خلافت کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بند ہو جاتا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں جو مجدد کے معنی ہیں اس سلسلہ میں وہ سلسلۂ مجددین کبھی ختم ہو گیا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے اندر ایسے بزرگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے (میں اس لئے سوچ میں پڑ گیا ہوں کہ میں بزرگ کا لفظ کیوں استعمال کر گیا ہوں) جن کو اللہ تعالےٰ نئے معنے قرآن کریم کے سکھلائے گا اور وہ مسائل کو حل کرنے والے ہوں گے ان عاجز بندوں میں سے ایک میں بھی ہوں مثلاً خدا تعالےٰ نے ایسے علوم سکھلا دیئے کہ اس زمانہ میں جو الحاد کا زمانہ ہے آنے والے انسان اگلی نسلوں میں اور پیدا ہوں گے جو وہ مسائل حل کر دیا گیا یہ جو مذہب کے خلاف بڑے معترض ہیں کمیونسٹوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دیں گے اور قبل اس کے کہ آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹاتے یہ تو آسمان کے ہر کونے کھدرے میں پہنچ بھی نہیں سکے۔ اگر کوئی شخص ناخن سے دیوار کو کھرچنا شروع کر دے تو یہ سوچے کہ دیوار کے ذرے اکھڑ جائیں گے۔ ابھی تو اس کائنات UNIVERSE کے اس حصہ میں بھی شاید نہیں پہنچے۔ وہاں پہ پہنچ گئے تو یہ کوئی چیز بھی نہیں۔ اس کائنات میں اتنی وسعت ہے کہ انسان کا دماغ کیا تخیل بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو جس جگہ تم پہنچ ہی نہیں سکتے ہو

وسعتوں کا علم

تم حائل ہی نہیں کر سکتے وہاں خدا تعالےٰ کی عظمت اس کی جلالت اور اس کے جلال کے جو جلوے ظاہر ہو رہے ہیں ان پہ پردہ تم کیسے ڈال سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا وجود تو اس کی صفات اور صفات کے جلووں سے ظاہر ہوتا ہے وہ تو ہماری ایک بینائی سے نظر نہیں آتا لیکن خدا تعالےٰ کی صفات اور ان صفات کی MANIFESTATION (ظہور۔ راقم) اُن سے خدا تعالیٰ کی صفات کا وجود ظاہر ہوتا ہے اور ساری کائنات خدا تعالےٰ کی صفات کے جلووں کا کرشمہ ہے کہ وہ پیدا ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ بتلایا کہ

ہر چیز جو پیدا ہو گئی

اس کے اندر بنیادی طور پر یہ صفت رکھی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے جلووں سے ہمیشہ اثر پذیر ہوتی رہے یہ صفت ہر چیز میں مقرر کی۔ لیکن وہ اتنا بڑا لمبا مضمون ہے اس وقت یہی ضرورت کے مطابق اشارے کر رہا ہوں۔ اس واسطے انکار کرنا کہ قرآن کریم کے پیچھے ہوئے حصہ کی تعلیم جو ہے وہ کتاب مکنون ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ تنزیل من رب العلمین ہے۔ اس علم کو انسان خدا سے حاصل نہیں کر سکتا، اتنا بڑا ظلم جو قرآن کریم پر اس زمانہ میں ہو رہا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ جب سکھائے گا تو دے گا۔ اس کی صفات کا کوئی جلوہ ظاہر ہوگا۔ اس کی طرف سے کوئی رویاء صالحہ آئے گی۔ الہام ہوگا۔ الفاظ میں یا اس کے دل کے دروازے کھولے جائیں گے اس کے تعلق کا اظہار ہوگا

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ربوبیت عالمین کی جو صفت ہے اس کے جلوے ظاہر ہوں گے۔ چھپی ہوئی باتیں باہر نکلیں گی۔ جو تنگ کرنے والے مسائل ہیں وہ حل کئے جائیں گے اور کہہ دیا کہ انسان کا اس قسم کا زندہ تعلق خدا سے پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر تو ہمیں واقعہ میں کارل مارکس Karl Marx اور اینجلز Engels اور سٹالن Stalin کی طرف توجہ کرنی پڑے گی۔ ان کی کتب پڑھنی پڑھیں گی۔ پھر تو جو بڑے West کے علم اخلاقیات کے ماہر ہیں ان کی کتب کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ میں نے بہت پڑھی ہیں

آکسفورڈ میں بھی

میرا کورس تھا اتنی کتابیں ساری عمر میں کبھی نہیں پڑھی جا سکتیں جتنی وہاں پڑھنا پڑیں، قرآن کے مقابلہ میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ کہا کہ میں قیامت تک کے لئے آخری خلیفہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بن کے آچکا اور وہ دروازہ بند نہیں ہوا ان خدام اسلام کا جنہوں نے خدا سے سیکھ کے مسائل حل کرنے ہیں لیکن عظیم جلوہ نہیں اس زمانہ میں یہ نظر آیا کہ کس طرح قرآن کریم اور اس کی وہ تفصیل جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اس میں رہتی دنیا تک کے لئے نئے علوم کے بیج نظر آتے ہیں۔ بعض دفعہ دو لفظوں کا فقرہ ہوتا ہے اور اتنا علم اس کے اندر ہوتا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ آپؐ سے پوری طرح تعلق قائم کرنے کے بعد آپؐ کا عکس کامل بننے کے بعد مسیح موعود کو یہ شان دی گئی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے کہ آپ کی کتب میں قیامت تک کے لئے جو ضرورتیں پائی جاتی ہیں ان کا بیج پایا جاتا ہے۔ کئی دفعہ مثلاً بچپن میں کبھی کتابیں پڑھیں ان کے حصے پڑھے۔ ابھی بھی پڑھتا رہتا ہوں بعض دفعہ

یہ ذہن میں حاضر

نہیں ہوتا کہ یہی مضمون حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بیان کیا ہے۔ ذہن کھلتا ہے ایک مضمون آتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسی کتاب ضرور تھی جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کی توضیح کی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ کا ہر ارشاد قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے اس لئے کہ اگر ہم یہ عقیدہ نہ رکھیں تو قرآن کو کامل نہیں مان سکتے پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کبھی کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ اس بات سے بہت سے اہل حدیث ٹھوکر کھا گئے اور ان کے عقائد میں غلطیاں پیدا ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

بڑے زور اور بڑی تحدی

سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر فرمان جو ہے ہر ایک روایت جو آپؐ سے منسوب ہوتی ہے۔ ہر وہ قول جو واقعہ میں رسول کریم کے منہ مبارک سے نکلا وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے اور اس سے باہر کچھ نہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی جو سیکھا، آپ نے اعلان کر دیا ؎

گھر سے تو کچھ نہ لائے

یہ ساری اللہ تعالےٰ کی عطا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے طفیل آپؐ کی کامل اتباع کے بعد جو پایا وہ پایا۔ جو بڑے بڑے علماء ہیں، تو سمجھتے ہیں کہ وہ معنوں کو پہنچے ہوئے ہیں۔ احمدیوں نے ان کے منہ سے یہ الفاظ سنے ہیں کہ

ہمارا یہ اعتراض نہیں

کہ نبی اکرمؐ کی محبت حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں نہیں۔ اعتراض تو یہ ہے کہ اس محبت نے ظلم کیا ہے (نعوذ باللہ) محمدؐ کی محبت میں ظلم نہیں ہو سکتا

اس تمہید کے بعد

میں آپ کو آپ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ خبر دی گئی ہے قرآن کریم سے نبی اکرمؐ نے ہمیں بتلایا اور

مہدی علیہ السلام نے ہمیں بتلایا کہ جہاں اس زمانہ میں نئی نئی ترقیات ہوتی ہیں۔ نئی نئی Discoveries ہوتی ہیں۔ علم ترقی کرتا ہے انسان کی سہولت کے لئے Inventions ہو رہی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ وہاں یہ زمانہ انسان کی زندگی کے لئے انتہائی طور پر خطرناک بھی ہے اور اگر انسان نہ سمجھے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف نہ آئے تو کامل طور پر ہلاکت انسان کے سامنے ہے اس چیز کو

صرف احمدی سمجھ سکتے ہیں

انسانیت کو آج صرف احمدی کامل ہلاکت اور تباہی سے بچا سکتے ہیں لیکن بہت سے ہیں جو اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے بہت سے ایسے ہیں جن کو بچانے کی انہیں فکر کرنی چاہیے تھی۔ نگران کا اثر قبول کر لیا۔ بہت سے ہیں جو اس بنیادی بات کو نہیں سمجھتے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ہر قسم کی بھلائی کا منبع اور سرچشمہ تو قرآن عظیم ہے مغرب کی نقل کرتے ہیں یا کمیونزم کی نقل کرتے ہیں یا Chinese Socialism کی نقل کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جن چیزوں کی ہم نقل کرتے ہیں ان کی برائیوں کے وہ معترف بنتے چلے جاتے ہیں۔ آج کے انسان میں سب سے اچھی عقل والے لوگ پہلوں میں پیدا نہیں ہوئے اور انسانی عقل نے وہ تباہی ان ممالک میں مچائی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک وقت میں ماں کو کہا کہ بچے کو دودھ نہ پلاؤ کیونکہ اگر تو دودھ پلائے گی تو تیری صحت خراب ہو جائے گی اور بچے کی بھی۔ اور پھر پتہ نہیں کتنی نسلیں خراب کر دینے کے بعد تقریباً تیس پینتیس سال کے بعد ایک تباہی آئی جس کے آثار بچوں میں بھی پیدا ہوئے اور ماؤں میں بھی پیدا ہوئے اور پھر بولے ہم سے غلطی ہو گئی اور عورت سے کہا

اگر تو دودھ نہیں پلائے گی

تو تیری صحت بھی اور تیرے بچے کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہ سکتی۔ اور مجھے بڑا لطف آیا خدا کے فرشتے تو اپنا کام کر رہے ہیں ایک دن میں نے امریکہ کے رسالہ میں ایک عورت کا خط پڑھا اس نے لکھا کہ عورتیں اب بھی بے وقوف بنی ہوئی ہیں حالانکہ ڈاکٹروں نے کہا کہ تم اپنا دودھ پلاؤ اگر تم نے اپنی صحت ٹھیک رکھنی ہے۔ اس نے لکھا کہ یہ چند ہفتے یا چند مہینے دودھ نہیں پلانا بلکہ پورے دو سال پلانا چاہیے

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ

یہ قرآن کریم نے کہا اور وہی الفاظ (چوبیس مہینے) اس عورت نے کہے کہ عورت کی صحت ٹھیک رہے گی اور بچے کی بھی۔ بے وقوفی تو ان ممالک میں اس قدر بڑھ بڑھ گئی ہے کہ جس کی حد نہیں۔ Allergy آپ میں سے ایک کو نہیں بہت سے لوگوں کو ہو گی کسی نہ کسی چیز کی۔ اسی عورت نے لکھا کہ میں آپ بھی بعض چیزوں کی Allergic ہوں اور میرا خاوند بھی لیکن میں نے اپنے بچے کو باقاعدگی سے دودھ پلایا تو میرے بچے میں نہ ماں کی Allergy آئی ہے اور نہ باپ کی۔ یہ ایک موٹی مثال سامنے آ گئی ہے۔

قرآن کریم نے پہلے سے

اعلان کر دیا تھا کہ انسان کی غذا کے ٹھیکے دار ہم نے تمہیں نہیں بنایا ......

...... کچھ pills انہوں نے ایجاد کیں۔ ان کو ... ہی کہا جاتا ہے اور ان pills کی وجہ سے بعض عورتوں کو چوہوں کی طرح آٹھ آٹھ بچے پیدا ہو گئے یہ لطیفہ نہیں۔ تم کہاں سے عقل مند بنے ہوئے ہو۔ انسانی عقل پر میں نے بڑا غور کیا ہے اور میں ہر Scientist کو سمجھا سکتا ہوں کہ تم نے اپنی عقل کی وجہ سے کس قدر تباہی مچائی ہوئی ہے۔ (باقی)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم محمد اسد اللہ ولد محمد عبد الرحیم صاحب بدر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ ... کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ... احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نام "محمد ظفر اللہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبد السلام صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔

خاکسارہ:
کبریٰ بیگم۔ حیدر آباد دکن

خُلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بلکہ اہل ربوہ کے لئے سوچنے والی بات یہ ہے کہ خود انہوں نے مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے کیا قربانی کی؟ اس لئے میں اہل ربوہ سے یہ کہوں گا کہ پہلے سے زیادہ شوق کے ساتھ پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے مکانوں کے حصے مہمانوں کے لئے پیش کریں۔ اس میں شک نہیں کہ ان ایام میں سب گھروں میں ہی مہمان ٹھہرتے ہیں۔ کوئی ایک گھر بھی ایسا نہیں ہوتا جس میں مہمان نہ ٹھہرتے ہوں کیونکہ سب کے ہی رشتہ دار جلسہ پر ربوہ آتے ہیں۔ لیکن جن خاندانوں کے رشتہ دار ربوہ میں نہیں ہیں انہیں بھی جگہ دینے اور ٹھہرانے کی ذمہ داری اہل ربوہ پر ہی عائد ہوتی ہے میں ان سے کہتا ہوں کہ ایسے خاندانوں کے لئے بھی اپنے مکانوں کے کمرے دو۔ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی ہی دے سکتے ہو تو وہی جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد کر دو۔ بہرحال اپنے مکان کا جو حصہ بھی خالی کر سکتے ہو اسے خالی کر کے ضرور بالضرور پیش کر دو۔

دوسری بات میں باہر سے آنے والے مہمانوں سے کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے لیکن کام کرنے والے رضاکاروں کی تعداد اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مجھ سے کہا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اکیلے ربوہ کے رضاکار جلسہ کے انتظام کو نہیں سنبھال سکتے اس لئے ضروری ہے کہ وہ احمدی جو باہر سے جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کر دیں۔ یہ ضروری ہے کہ احباب اپنی خدمات مقامی جماعت میں ابھی سے پیش کر دیں اور پھر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ ان کی فہرستیں مرکز کو ارسال کر دیں۔ مقامی جماعتوں کی طرف سے رضاکاروں کی فہرستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کو ۱۵ نومبر سے پہلے پہلے مل جانی چاہئیں تاکہ وہ ڈیوٹی چارٹ تیار کرنے سے پہلے پہلے ان کی ڈیوٹیاں مقرر کر سکیں۔ چار پانچ سو رضاکاروں کی ضرورت ہوگی یہ تعداد زیادہ نہیں ہے اور جماعتیں اتنی تعداد میں باآسانی رضاکار مہیا کر سکتی ہیں۔

تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اس کا تعلق ساری دنیا کے احمدیوں سے ہے ہم سے کہا گیا تھا کہ احتیاط کی سہولت کے پیش نظر جلسہ کی تاریخیں بدل دیں۔ ہم نے آنکھیں بند کر کے تاریخیں نہیں بدلیں بلکہ تعاون کی نیت سے خاموشی کے ساتھ تاریخیں بدل دیں مجھے علم تھا کہ اس تبدیلی سے دوستوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کی تاریخیں پہلے سے مقرر شدہ ہیں۔ احباب ذہنی طور پر ان تاریخوں میں ربوہ آنے کے لئے تیاریاں کرتے ہیں۔ انہیں پہلے سے ان ایام میں فراغت کا انتظام کرنا ہوتا ہے اور سیٹیں وغیرہ بھی بہت پہلے ہی ریزرو کرانا ہوتی ہیں کیونکہ بڑی تعداد میں قافلہ کی شکل میں چلنے کے لئے ایک ایک دو دو ماہ پہلے سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کرنا پڑتا ہے بہرحال ہم نے آنکھیں بند کر کے تاریخیں نہیں بدلیں۔ میں ساری دنیا کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ایک یا دس نہیں بلکہ ایک ہزار مشکلیں بھی حائل ہوں تو ان مشکلات پر قابو پاتے ہوئے اور رکاوٹوں کو پھلانگتے ہوئے چلے آؤ کیونکہ ہمارے جلسہ سالانہ کے ساتھ بہت ہی عظیم الشان برکتیں وابستہ ہیں جو تکلیفیں بھی برداشت کرنا پڑیں انہیں برداشت کرو جو رکاوٹیں بھی حائل ہوں ان پر قابو پاؤ اور ہر مشکل اور ہر رکاوٹ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دوڑتے ہوئے آؤ اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آؤ اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہو۔

یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اس نے اعلان یہ کیا ہے کہ اس کا جو کچھ ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے، اس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہمارا سب کچھ **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، اس نے دنیا کے گوشہ گوشہ میں یہ آواز بلند کی ہے کہ ہماری زندگیوں کا مقصد دنیا بھر میں **اسلام** کو غالب کرنا ہے۔ ہم نے اللہ اور رسولؐ سے یہ عہد باندھا ہے کہ ہم اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ پس آپ نے اس جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں اس محسنِ اعظمؐ سے جو عہد باندھا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ دنیا میں مخالفِ اسلام تحریکوں کو یہ بتا دیں کہ ہماری راہ میں مشکلات اور روکیں حائل نہیں ہو سکتیں۔ اپنے وجودوں میں خدا تعالیٰ سے اس کی قدرت کا نشان مانگو اور اس سے دعا مانگو کہ وہ آنے والوں کو پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آنے کی توفیق عطا کرے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر فرمائے۔

مضامین ایڈیٹر کے نام - ترسیلِ زر کے متعلق خط و کتابت منیجر کے نام!

مساجد کے آداب

از مکرم مولوی سُلطان احمد صاحب پیر کوٹی ربوہ

مساجد کو اسلام میں ایک خاص تقدس اور مقام حاصل ہے انہیں خدا تعالےٰ نے اپنے گھر قرار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "جنت کے باغات" بتایا ہے اس لئے ان کے احترام اور تقدس کو قائم رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ذیل میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے منائے جانے والے ہفتہ تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں بعض آداب درج ذیل کئے جاتے ہیں جن کو پیش نظر رکھکر نہ صرف مساجد کے مقام اور تقدس کو قائم رکھا جاسکتا ہے بلکہ انسان ان برکات افضال اور رحمتوں کا وارث بن سکتا ہے، جو اللہ تعالےٰ نے ان سے وابستہ کی ہیں۔

(۱) انسانی اعمال کا اجر و ثواب انسان کی نیت پر موقوف ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لکلِ امریءٍ ما نویٰ

(بخاری)

اگر وہ کوئی عمل حسن نیت سے اور اجر و ثواب کی خاطر کریگا تو اس کا عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگا اور وہ عند اللہ ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر اس کی نیت نیک نہیں تو اس کا وہ عمل رائیگاں جائیگا مساجد کی تعمیر میں بھی نیت نیک ہونی چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے تقویٰ اور اس کی رضا کے حصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے کسی دنیوی مفاد اور ظاہری شہرت کی خاطر مساجد کی تعمیر عند اللہ اجر و ثواب کا موجب نہیں۔ اگر کوئی شخص تقویٰ اللہ کی بناء پر کوئی مسجد تعمیر کرواتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) اسے اسی دنیا میں جنت کی بشارت دیتے ہیں فرماتے ہیں:-

من بنیٰ للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔

(متفق علیہ)

جو اللہ کے لئے اس دنیا میں کوئی مسجد تعمیر کرواتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ لیکن اگر اس کی نیت محض ریا اور شہرت کا حصول ہے، تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی اور غضب کا مورد بنے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے۔

مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

(الحکم ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

نیز فرمایا:-

قیام مسجد میں نیت بہ خلوص ہو محض للہ اُسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

(البدر ۲۴ر اگست ۱۹۰۴ء)

(۲) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ

(الجن)

مساجد اللہ کی ہیں اسی لئے ہر وہ شخص جو فساد کی نیت نہیں رکھتا اور موحد ہے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنا چاہتا ہے ان میں اپنے خیالات اور عقائد کے مطابق عبادت بجالاسکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں ہمارے سامنے اپنا اسوہ حسنہ پیش فرمایا ہے۔ زاد المعاد میں ہے کہ جب آپ کے پاس نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا تو گفتگو کے دوران جو مسجد نبوی میں ہوئی ان کی نماز اور عبادت کا وقت آگیا۔ انہوں نے گفتگو ختم کردی اور وہیں کھڑے ہوکر اور مشرق کی طرف منہ کرکے اپنے طریق کے مطابق عبادت شروع کردی۔ بعض لوگوں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کرنا چاہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور فرمایا انہیں عبادت کرنے دو پس مساجد کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ان میں ہر شخص کو

جو موحد ہو

اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونے کی اجازت ہو ان میں کسی کو شہنشاہ حقیقی کا نام لینے اور اُس کی عبادت سے روکنا کسی طرح جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کو ظلم قرار دیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔-

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا۔

(بقرہ ۱۱۵)

اور اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہوسکتا ہے جس نے اللہ کی مساجد سے لوگوں کو روکا کہ اُن میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی ویرانی کے درپے ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ نے مساجد میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے اور اس کی عبادت سے روکنے والے کو اس دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب کی وعید سنائی ہے۔

لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ (بقرہ)

(۳) مساجد خدا تعالےٰ کے گھر ہیں اور انہیں اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کے حضور خشوع و خضوع اور عجز و انکسار سے سربسجود ہونے کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے جہاں ان میں ہر موحد کو اپنے اپنے طریق اور مذہب کے مطابق خدا تعالےٰ کی عبادت کرنے کی اجازت ہے۔ وہاں اُن میں

خُدا کے سوا

کسی اور معبود کو پوجنے اور اس کی عبادت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قرآن کریم میں وارد ہے

اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔

(الجن)

مساجد ہمیشہ اللہ ہی کی ملکیت قرار دی جائیں اور اُن میں اُسی کی عبادت کی جائے اس کے سوا کسی اور معبود کو نہ پکارا جائے۔ یعنی اس کی عبادت نہ کی جائے۔

(۴)۔ مساجد اللہ اور اس کی رضا کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے ان کی تعمیر میں لگایا ہوا مال پاکیزہ اور حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہونا چاہیئے۔ مال حرام کو ان کی تعمیر میں لگانا اس مقصد کے خلاف ہے جس کے لئے ان کی تعمیر کی جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ناجائز طریق سے کمائے ہوئے مال سے تعمیر شدہ مسجد میں نماز کو غیر درست قرار دیا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا ہے:-

"کنچنی کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز درست نہیں"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

(۵) مساجد کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہیئے۔ انسان اگر اپنے گھروں کو صاف اور ستھرا دیکھنا پسند کرتا ہے تو خدا کے گھر کو صاف اور ستھرا کیوں نہ رکھا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مساجد کو پاک اور صاف رکھا جائے اور ان میں اگربتی کی مانند کوئی خوشبودار چیز جلائی جائے۔ (وینظف ویطیب) تا مسجد کا اندرون مضر ہوا سے محفوظ رہے اور لوگ اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ عبادت کرسکیں۔

(۶)۔ مساجد کو قانون شکنی۔ فتنہ و فساد پیدا کرنے افتراق اور اختلاف کا بیج بونے اور حکومت وقت کے خلاف بغاوت پھیلانے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ اسلام نے اس کو خطرناک جرم قرار دیا ہے۔

پس مساجد خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان کے بارہ میں انسان کو ہمیشہ ڈرکر کام کرنا چاہیئے انہیں فتنہ و فساد کی بنیاد رکھنے کی جگہ نہیں بنانا چاہیئے۔ ان میں خلاف قانون کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(۷)۔ مساجد میں نماز ادا کرنے کے لئے آتے ہوئے وقار اور تمکنت کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے بھاگتے ہوئے نہیں آنا چاہیئے۔ دنیوی بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہونے کے لئے انسان کس طرح اپنی چال ڈھال کو درست رکھتا ہے۔ اپنی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ دربار شاہی کے آداب کے خلاف کوئی حرکت اس سے سرزد نہ ہو پھر مساجد جو خدا کا گھر ہیں ان میں آتے ہوئے وقار اور تمکنت کو کیوں اختیار نہ کیا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نماز کے لئے مسجد میں آؤ۔ تو

لا تاتوھا تسعون ولکن ائتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ۔

(ترمذی)

تم مسجد میں دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ عام رفتار یا قدرے تیز قدم آؤ اور وقار اور سکینت کا پورا پورا خیال رکھو۔

(۸) - مسجد میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہیں آنا چاہیئے جس کی وجہ سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے لہسن پیاز کھایا ہو۔

لایقربن مسجدنا فان الملئکة تتاذی منه کما تتاذی منه الانس۔

(متفق علیه)

وہ ہمارے مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ ان کی بو کی وجہ سے فرشتے بھی اسی طرح تکلیف محسوس کرتے ہیں جس طرح انسان محسوس کرتا ہے۔

(۹) - مسجد میں آتے ہوئے کسی کے پاس ہتھیار مثل برچھی - تیر - بلم وغیرہ ہو تو وہ اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر مسجد میں آئے تاکوئی نمازی اس سے زخمی نہ ہو جائے فرمان نبوی ہے۔

من مر فی شیء من مساجدنا ...... بنبل فلیاخذ علی نصالها لا یعقر بکفه مسلمًا

(بخاری)

جو کسی مسجد میں آئے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ اس کو پھل کی طرف سے پکڑ رکھے تاکسی مسلمان کو وہ زخمی نہ کردے۔

مسجد میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی و افتح لی ابواب رحمتك۔

(ترمذی)

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول۔

(۱۰) - مسجد میں داخل ہونے کے بعد یہ امر مستحب ہے کہ بیٹھنے سے قبل دو رکعت نفل (تحیۃ المسجد) ادا کئے جائیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس۔

(ترمذی)

جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔

مسجد میں زیادہ تر وقت ذکر الٰہی تسبیح و تحمید اور تہلیل میں صرف کرنا چاہیئے دنیوی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے وہ دن کے باقی اوقات میں کی جا سکتی ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جنت کے باغات میں سے گذرو تو خوب میوے کھاؤ اور یاد رکھو مساجد باغات جنت ہیں اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اس کے میوے ہیں (ترمذی)

پھر فرمایا:-

یاتی علی الناس زمان یکون حدیثهم فی مساجدهم فی امر دنیاهم فلا تجالسوهم فلیس للہ فیهم حاجة۔

(بیہقی)

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ مساجد میں زیادہ اپنے دنیوی امور کے متعلق باتیں کریں گے۔ پس تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ اللہ تعالےٰ کو ان سے کچھ غرض نہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"مسجدیں اس لئے نہیں بنتیں کہ ان میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جائیں مسجد میں یا تو دینی باتیں ہونی چاہئیں یا انسان کو ذکر الٰہی میں مشغول ہونا چاہیئے"

(الفضل ۷ر ستمبر ۱۹۴۸ء)

(۱۱) - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد میں فخر و مباہات کریں گے مساجد میں انسان خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے اس لئے اسے وہاں پورے عجز و انکسار کے ساتھ جانا چاہیئے اپنے لباس و پوشش۔ چال ڈھال اور حرکات و سکنات سے ایسا اظہار نہیں کرنا چاہیئے جس سے فخر و مباہات کی بُو آتی ہو۔

(۱۲) - مسجد مساوات کا بہترین نمونہ ہے - اس میں امیر و غریب - شاہ و گدا - محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں کسی کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوتا - اس لئے جو پہلے آئے وہ آگے جگہ حاصل کرے کے اصول پر عمل ہوگا - کسی کے لئے کوئی خاص جگہ اور نشست مخصوص نہیں کی جا سکتی - جیسا کہ گرجوں میں جگہ جگہ ناموں کی تختیاں لگی ہوتی ہیں اور نشست گاہوں پر نام لکھے ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مسلمان کے معبد میں ہر ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے"

(الحکم ۲۴ر نومبر ۱۹۰۲ء)

(۱۳) - مساجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا منع ہے - ایسا کرنا افتراق اور انشقاق کا مظہر ہے اور مساجد اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں - چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ:-

یتحلق الناس یوم الجمعة قبل الصلوٰة فی المسجد (ترمذی)

لوگ جمعہ کی نماز سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھیں۔

(۱۴) - مساجد میں لغو اشعار پڑھنے ایسی چیزوں کی گمشدگی کا اعلان کرنے جو مسجد سے کہیں باہر گم ہوئی ہوں اور خرید و فروخت کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے - (ترمذی)

(۱۵) - مسجد میں اونچی آواز سے بولنا شور کرنا اور بلند آواز سے قہقہہ لگانا منع ہے یہ باتیں جہاں دوسرے نمازیوں کی نماز میں حارج ہوتی ہیں اور ان کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کرتی ہیں وہاں مسجد کے ماحول کے بھی خلاف ہیں۔

بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو نوجوانوں کو جو مسجد میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے تھے سخت تنبیہہ کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ بعض بچے مسجد میں کھلکھلا کر ہنس رہے تھے تو آپ نے بُرا منایا اور فرمایا:-

"مسجد میں ہنسنا نہیں چاہیئے"

(البدر ۱۴ر فروری ۱۹۰۸ء)

(۱۶) - فرمان خداوندی ہے کہ مسجد آنے سے قبل اپنے دلوں کو پاک کر لیا کرو اور ظاہری صفائی کا بھی خیال رکھو یعنی کپڑوں اور بدن کو بھی صاف کر لیا کرو - ایک معمولی رئیس یا حاکم کے پاس جاتے ہوئے انسان ظاہری صفائی کا اہتمام کرتا ہے تو دربار خداوندی میں جانے سے قبل ان چیزوں کا کیوں لحاظ نہ رکھا جائے - اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد - (الاعراف ۳۲)

اے آدم کے بیٹو ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔

(۱۷) - احادیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - مسجد سے نکلو تو یہ دعا پڑھو۔

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك - (ترمذی)

اے اللہ میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول۔

اطفال الاحمدیہ کا انعامی مقابلہ

مورخہ ۵/۱۱ کو اطفال الاحمدیہ کے طارق گروپ بی کا مسجد اقصیٰ قادیان میں زیر صدارت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام ایک ذہانت کا مقابلہ ہوا - جج کے فرائض محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور خاکسار عنایت اللہ بھدرواہی نے ادا کئے - اوّل عزیز عبد الرحمٰن ابن مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم - دوم عزیز فرید رحمت اللہ ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد - اور سوم عزیز انور احمد ابن مکرم غلام قادر صاحب گجراتی آئے - ہر سہ کو انعامات دئے گئے۔

اسی طرح مورخہ ۱۸ر نومبر کو اطفال الاحمدیہ طارق گروپ اے کا مسجد اقصیٰ میں ہی زیر صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ذہانت کا مقابلہ ہوا - جج کے فرائض محترم شیخ مسعود احمد صاحب انیس اور خاکسار عنایت اللہ بھدرواہی نے ادا کئے - اوّل عزیز حبیب احمد صاحب خادم ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم - دوم عزیز عبد الباسط صاحب قمر ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری اور سوم عزیز مرزا مظہر احمد صاحب ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب آئے - ہر سہ کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالےٰ سب بچوں کے ذہنوں کو اور زیادہ روشن فرمائے - اور انہیں نیک صالح خادم دین بنائے - آمین۔

خاکسار - عنایت اللہ بھدرواہی ناظم اطفال۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے چچا مکرم غلام محمد صاحب بٹ ریشی نگر میں ۲۷/۱۱ کو اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیه راجعون - مرحوم نے اپنے پیچھے چھ لڑکے یادگار چھوڑے ہیں - احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار - مبارک احمد بٹ قادیان۔

جنوبی ہند اور گوا کا تبلیغی و تربیتی دورہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت خاکسار ماہ اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں جنوبی ہند اور گوا کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوا۔ اور ماہ نومبر کے شروع میں واپس بمبئی پہنچا۔ اور اس دوران ہبلی۔ شیموگہ۔ بنگلور۔ بیلگام۔ نند گڑھ۔ لونڈا۔ والپائی اور پنجم (گوا) مقامات کا دورہ کیا۔

مورخہ ۲۲ اکتوبر کو خطبہ جمعہ مسجد احمدیہ شیموگہ میں پڑھا۔ اور ۲۹ اکتوبر کو نند گڑھ میں دونوں جماعتوں میں احباب جماعت کو اُن کی تبلیغی۔ تربیتی اور مالی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر امریکہ۔ کینیڈا اور یورپ کے ایمان پرور حالات سنائے۔

تربیتی اجلاسات

مورخہ ۲۱ اکتوبر کو شیموگہ میں جماعت احمدیہ کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ اور ۲۴ اکتوبر کو دار الفضل بنگلور میں جماعت احمدیہ بنگلور کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس میں خاکسار نے جماعت پر آنے والے ابتلاؤں اور پھر اس کے نتیجہ میں آنے والی خدائی تائید و نصرت اور جماعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو مزید مالی و جانی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بھی تحریک کی۔ کہ وہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کو کامیاب بنائے اور اس میں نمایاں حصہ لینے کی ہر ممکن کوشش و سعی کریں۔ اور یقین رکھیں کہ جماعت کی غیر معمولی ترقی اور اُس کا روشن مستقبل یہ تقدیر الٰہی اور مشیئت ایزدی ہے۔ جس کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

بنگلور کے سکھ گوردوارہ میں تقریر

میرے بنگلور کے پروگرام کا علم پاکر محترم بی ایم بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ بنگلور نے مورخہ ۲۴ اکتوبر کو سکھ گوردوارے میں میری تقریر کا انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ خاکسار احباب جماعت کے ہمراہ بروقت وہاں پہنچا۔ اور گوردوارہ میں "جماعت احمدیہ اور بابا نانک ؒ" کے موضوع پر قریباً نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد اُردو۔ انگریزی اور گورمکھی کا لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ گوردوارہ کمیٹی کے سیکرٹری صاحب نے میری اس تقریر پر بہت ہی اچھے انداز میں تبصرہ کیا اور خواہش کی۔ کہ میں جب کبھی بھی بنگلور آؤں تو گوردوارہ میں ضرور آکر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ اِس سے ہمارے باہمی تعلقات کے خوش گوار رہنے میں مدد ملتی ہے۔

والپائی۔ گوا میں تبلیغی اجلاس

مکرم حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی اپنے بزنس کے سلسلہ میں اکثر گوا کا دورہ کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ تبلیغ کرتے اور لٹریچر بھی تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی خواہش پر میں اِس سے قبل دو مرتبہ پنجم اور والپائی کا اُن کے ہمراہ دورہ کرچکا ہوں۔ دونوں مرتبہ پنجم میں بعض مقامی دوستوں کے تعاون سے تبلیغی اجلاس کے انعقاد اور تقریر کا اور تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ اور گذشتہ ماہ اپریل میں والپائی میں ایک مجلس میں جس میں بعض معززین شہر جمع ہوئے تین گھنٹہ مسائل احمدیت پر تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ اِس سے متاثر ہوکر اور اُن احباب کی شدید خواہش پر نظارت تبلیغ کی اجازت سے ماہ اکتوبر میں پھر گوا کے دورہ کا پروگرام بنایا گیا۔

چنانچہ اس دورہ میں میرے ہمراہ مکرم حضرت صاحب منڈاسگر بھی تھے۔ ہم حسب پروگرام ۳۰ اکتوبر کو والپائی میں پہنچے اور ایک ہمدرد اور متلاشی حق دوست مکرم سیف اللہ خاں صاحب کے گھر پر قیام رہا۔ اور اُن کے والد بزرگوار اور مکرم غضنفر حسین صاحب اسسٹنٹ پولیس مکرم قمر الدین صاحب مکرم نور الدین صاحب مکرم ابراہیم صاحب فارسٹ آفیسر کی کوشش و سعی سے مورخہ ۳۱ اکتوبر کو ہمارے قیامگاہ پر ہی ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے تقریباً ۱½ گھنٹہ مسائل احمدیت پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اِن دوستوں نے اپنے ہاں بار بار آنے کی دعوت دی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو حق و صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہو جائے۔ اٰمین۔

بنگلور اور ہبلی میں حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اپنے وفات یافتہ افراد کو دفن کرنے کے لئے علیحدہ قبرستان مل چکے ہیں۔ مگر یہ سہولت ابھی تک بیلگام اور اُس کے گرد و نواح کی جماعتوں کو حاصل نہیں۔ اسی وجہ سے گذشتہ ایام میں بیلگام میں وفات پانے والے دو احمدی بھائیوں کی نعشوں کو ہبلی کے احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ چونکہ جماعت احمدیہ ایک پُر امن جماعت ہے۔ وہ کسی قسم کا فتنہ اور تنازعہ پسند نہیں کرتی۔ اِس لئے کرناٹک ریاست کے صوبائی افسران کو بنگلور میں اور ضلع و تحصیل کے افسران کو اس صورت حالات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ضلع بیلگام کی احمدیہ جماعتوں کے لئے علیحدہ قبرستان منظور کریں۔ جہاں وہ اپنے وفات یافتہ افراد کو دفن کرسکیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار ایک وفد کے ہمراہ (جس میں مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ و مکرم شفیع اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگلور بھی شامل تھے) ۲۵ اکتوبر کو سیکرٹریٹ جاکر صوبائی افسران سے ملا۔ انہوں نے اس بارہ میں جلد کارروائی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نظارت امور عامہ قادیان بھی اِس سلسلہ میں افسران بالا سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے سرانجام پا جائے۔ اٰمین۔

احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی و تربیتی مساعی میں برکت دے اور نیک نتائج ظاہر ہوں۔ اٰمین۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی مبلغ انچارج بمبئی

یوپی کی بعض جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ

2 دسمبر 1976

صفحہ 9

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے خاکسار نے ۳ نبوت کو یوپی کی بعض جماعتوں کے دورہ کا آغاز کیا۔

امروہہ امروہہ میں احباب جماعت نے ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا۔ ۴ نبوت کو بعد نماز عشاء محلہ بساون گنج کے چوک میں اجلاس منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ پونے دو گھنٹہ تک خاکسار نے جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد کا انتخاب کروایا اور مسجد احمدیہ کی تکمیل تعمیر کے سلسلہ میں احباب جماعت کے ساتھ مشورہ کرکے ایک معین منصوبہ مرکز سلسلہ میں بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے جلد سامان پیدا کردے۔ اٰمین۔ بعض تربیتی امور انجام دیئے۔ درس و تدریس افہام و تفہیم کا سلسلہ جاری رہا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔

آگرہ ۶ نومبر کو آگرہ پہنچا۔ مکرم ضیاء السلام صاحب کے ساتھ مل کر متعدد زیر تبلیغ مسلم و غیر مسلم احباب سے ملاقات کی لٹریچر تقسیم کیا۔ افہام و تفہیم اور تبلیغ کا سلسلہ اجل بھون اور بعض ایڈیٹران اخبارات کے ساتھ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگرہ میں کانفرنس کے بعد جماعت کے حق میں بہت اچھی فضا قائم ہو چکی ہے۔

صالح نگر ۷ نبوت کو صالح نگر وارد ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں احمدی غیر احمدی غیر مسلم اور مستورات نے برعایت پردہ شرکت فرمائی۔ بعض ضروری تربیتی امور انجام دیئے گئے جماعتی ترقی کیلئے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

سانڈھن ۱۰ نبوت کو سانڈھن وارد ہوا۔ بعد نماز فجر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ دار التبلیغ میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کی۔ خطبہ جمعہ میں بعض اہم تربیتی امور کی جانب توجہ دلائی۔ اور بعض تربیتی امور انجام دئے گئے۔

فیروز آباد ۱۳ نبوت کو فیروز آباد پہنچ گیا۔ ایک حافظ صاحب کو تبلیغ کی وہ احمدیت سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ مکرم شان محمد صاحب کی تبلیغ سے یہاں کے متعدد افراد احمدیت سے متاثر ہیں۔ ان سب کو تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض افراد نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا وعدہ بھی کیا۔ حسن اتفاق سے وہاں مکن پورہ شریف کے سجادہ نشین کو وضاحت کے ساتھ پیغام احمدیت پہنچانے کا موقع ملا۔ موصوف کو لٹریچر دیا۔ فیروز آباد میں ابھی تک ہماری جماعت قائم نہیں ہے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلص اور بڑی جماعت یہاں قائم فرمائے۔

مین پوری بھوگاؤں ۱۴ کی شام کو خاکسار مین پوری پہنچا ۱۵ کو برادرم محمد اسلم صاحب عباسی کے ساتھ مل کر بھوگاؤں اور دھوبیا کا دورہ کیا احباب سے ملاقات کی تبلیغ و تربیت کا موقعہ ملا۔ ۱۶ کو واپس شاہجہانپور پہنچ گیا۔ دورہ کے بہترین نتائج کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

ناصراتُ الاحمدیہ بنگلور کا دوسرا سالانہ اجتماع

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بنگلور کی صدارت میں مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے ناصرات الاحمدیہ بنگلور کا دوسرا اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں پندرہ لڑکیاں اپنی سفید یونیفارم پہنے ہوئے شریک ہوئیں۔

اجتماع کا آغاز عزیزہ طاہرہ تبسم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اس نے سورۃ الرحمٰن کی دس آیات بلند آواز سے تلاوت کی۔ عہد نامہ تمام بچیوں نے مل کر دہرایا۔ اس کے بعد عزیزہ منورہ و عزیزہ فضل النساء نے گروپ نظم جھنڈا لے کر "محمدؐ پر ہماری جان فدا ہے" خوش الحانی سے سنائی۔ بعد ازاں عزیزہ منورہ سلطانہ نے آنحضرت صلعم کا بچوں سے سلوک کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر دُعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا۔ خاکسارہ نے جلسہ کے پروگرام کے ساتھ ہی تقاریری مقابلہ مرکز کی ہدایت کے مطابق رکھا تھا اور لجنہ کی عہدیداروں نے قرآنی مقابلہ اپنی طرف سے ناصرات کے لئے رکھا تھا۔ محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ و سیکرٹری تعلیم و تربیت صاحبہ نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس میں سب سے پہلے گروپ دوم و سوم کا سورۃ القدر و سورۃ النصر کا مقابلہ ہوا۔

گروپ دوم

اوّل۔ رابعہ بصریٰ
دوم۔ فضل النساء
سوم۔ طاہرہ تبسم

گروپ سوم

اوّل۔ منورہ سلطانہ
دوم۔ ماہ جبین
سوم۔ مریم صدیقہ

تقریری مقابلہ میں ان بچیوں نے انعام پائے۔

گروپ دوم

اوّل۔ رابعہ بصریٰ
دوم۔ فضل النساء
سوم۔ طاہرہ تبسم

گروپ سوم

اوّل۔ منورہ سلطانہ
دوم۔ نسرین
سوم۔ مریم صدیقہ

ہر دو مقابلوں کے انعامات محترمہ صدر صاحبہ کے ذریعہ بچیوں کو دیئے گئے۔ پھر اسی دن پچھلے سال کے دینی کتب کے امتحان گروپ سوم کے انعامات جو مرکز سے بھجوائے گئے تھے وہ بھی آپ ہی نے گروپ سوم میں کامیاب ہونے والی ان بچیوں کو دیئے۔

اوّل۔ رابعہ بصریٰ
دوم۔ منورہ سلطانہ
سوم۔ مریم صدیقہ

اس کے بعد میں خاکسارہ نے تمام لجنہ کی ممبرات کا شکریہ ادا کیا اور دوران سال کی کاروائی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد میں صدر صاحبہ نے بچیوں کو اجتماع کرنے اور انعامات حاصل کرنے پر مبارکباد دی اور بچیوں کی حوصلہ افضائی کی اور ماؤں سے درخواست کی کہ اپنی بچیوں کو اور بڑھ چڑھ کر نیکی کی تلقین کریں اور قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ حاضرین جلسہ کو چائے و شیرینی سے تواضع کی گئی۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو نیک خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسارہ۔ ناصرہ رضوانہ
سیکرٹری ناصراتُ الاحمدیہ بنگلور

اخبارِ قادیان

•— مکرم ابوطالب صاحب ماریشس سے مع اہلیہ صاحبہ اور دو بچے مورخہ ۲۴/۱۱/۷۶ کو زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

•— مورخہ ۲۶/۱۱/۷۶ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا اور مورخہ ۲۷/۱۱/۷۶ کو حسب سابق جنرل وقار عمل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی منایا گیا جس میں جملہ ناظر صاحبان۔ افسران صیغہ جات اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ اراکین مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ شریک ہوئے۔ •— عزیز نصیر احمد صاحب حافظ آبادی ابن مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش جن کو گذشتہ دنوں اعصابی تکلیف کی وجہ سے لکنت کا عارضہ ہو گیا تھا۔ یہ بیماری رُک کر دوبارہ عود کر آئی ہے۔ اور کمزوری کافی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

•— عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم حکمت اللہ صاحب جن کی ٹانگ گذشتہ دنوں ٹوٹ گئی تھی چند روز قبل امرتسر ہسپتال پلستر اتروانے پر معلوم ہوا کہ ہڈی ٹھیک طور سے نہیں جُڑی زخم کی حالت بھی تسلی بخش نہیں اور تکلیف بہت ہے۔ اس لئے موصوف کو پھر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب، عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت بابا نانک جیؒ کے جنم دن پر احمدی مبلغین کی تقاریر

ا۔ پونچھ

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ دُنیا میں قومی یکجہتی پیدا کرنا بھی ہے۔ چنانچہ ہر ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے احمدی مبلغین فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۷۶ء کو حضرت بابا نانک رحؒ جی کے جنم دن پر گوردوارہ اکالی دل میں خاکسار کو مدعو کیا گیا جس کے پیش نظر خاکسار نے گوردوارہ میں بہتر رنگ میں حضرت بابا نانکؒ کی سیرت پر روشنی ڈالی بعدہٗ سردار اکالی درشن سنگھ صاحب نے بتایا کہ بریگیڈ میں ہماری افواج بھی آج کا دن اعلیٰ پیمانہ پر منا رہی ہے اور پنجابی سبھا کو مدعو کیا ہے۔ کہ اپنے اچھے مقرر کو لائیں تاکہ بہتر رنگ میں تقریب کو عملی جامہ پہنایا جا سکے چنانچہ آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے ساتھ بریگیڈ میں حاضر ہو کر لیکچر دیں خاکسار نے بخوشی اُنکی دعوت قبول کرتے ہوئے اکالی صاحب اور اُنکے ساتھیوں کے ہمراہ وقت مقررہ پر بریگیڈ پہنچ گیا جہاں ہماری بہادر افواج نے عظیم الشان انتظام کیا ہوا تھا۔

لاؤڈ سپیکر اور سٹیج نیز پنڈال بہترین رنگ سے سجائے ہوئے تھے سب سے پہلے ہماری چائے وغیرہ سے خاطر تواضع کی گئی بعدہٗ خاکسار نے حضرت بابا نانک کی سوانح حیات پر شبدوں اور گوروبانیوں کی روشنی میں پنجابی زبان میں سیر کُن روشنی ڈالی جس سے متاثر ہو کر بعض فوجی آفیسروں نے کہا کہ گیارہ بجے آپ پھر تقریر کرنے کے لئے تشریف لائیں ہمیں آپ کے خیالات نے بہت ہی متاثر کیا۔

چنانچہ خاکسار کو بہتر رنگ میں دوسری تقریر کرنے کی توفیق بھی ملی جس میں خاکسار نے حضرت بابا نانک جی کا فلسفہ توحید اور اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی اور ہندو، مسلم، سکھ اتحاد کا تاریخ کے روشنی میں ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس زمانہ میں بڑھتی ہوئی برائی اور بے راہ روی کے پیش نظر ضروری ہے کہ کوئی اوتار آئے۔ ان تقاریر کے بعد جناب گیانی امریک سنگھ صاحب نے دوسرے دن خاکسار کو اپنے گھر پر مدعو کیا۔ اور تبادلہ خیالات کے دوران خاکسار نے گرو گرنتھ صاحب سے صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ثبوت میں ایسے حوالہ جات پیش کئے اور اُن کی تشریح کی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آنیوالے امام مہدی کا مثل ہونا گرنتھ صاحب کی روشنی میں ثابت ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں اپنے فضل سے برکت دے اور ہمیں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ پونچھ۔

۲۔ راجوری

مورخہ ۶/۱۱/۷۶ کو سکھ صاحبان کی طرف سے گوردوارہ راجوری میں گورو نانک جی مہاراج کے جنم دن کے موقعہ پر منتظمین کی طرف سے خاکسار کو بھی تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔

حسب پروگرام ۶ نومبر کو گوردوارہ میں سینکڑوں کی تعداد میں سکھ مرد و زن کے علاوہ معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم جناب چوہدری طالب حسین صاحب ایم۔ ایل اے راجوری کی تقریر سے ہوا۔ جس میں آپ نے گوروجی کے بارہ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار کی تھی اسلامی اصول کے مطابق اشہد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ے

بود نانک عارف مردِ خدا
رازہائے معرفت را راہ کشا

بلند آواز سے پڑھتے ہوئے گورو نانک جی مہاراج کی مقدس اور صوفیانہ زندگی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ بچپن سے ہی دنیا سے کنارہ کش اولیاء اللہ کی سنت کے مطابق ہر وقت خُدا کی یاد میں تپسیا کرتے رہتے تھے۔

دورانِ تقریر خاکسار نے گوروجی کے توحید پرستی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے ثبوت میں خاکسار نے سکھ مذہب کی مقدس کُتب سے کئی گربانیاں ترنم سے پڑھیں جن کو سن کر سکھ احباب محظوظ ہوئے۔

تقریر کے آخر میں خاکسار نے سکھ مسلم اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت بابا نانکؒ صاحب نے مسلم ممالک کی سیر کی اور اکابر مسلمین کے مزاروں پر جا کر

اپنی یادگاریں چھوڑیں۔ آپ کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ایک مسلمان سے محبت کرنے میں لطف حاصل کیا کرتے تھے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جناب گیانی ستیا سنگھ صاحب نانک نگر جموں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں سکھ احباب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم سب کو چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اور اُن کے بڑے گورو حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) کا شکریہ ادا کریں کہ اس جماعت نے حضرت بابا نانک رحؒ کی روحانی شخصیت اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کا پرچار اندرون ملک و بیرون ملک ہم سے کہیں بڑھ کر کیا

اسی طرح اپنی تقریر میں بتایا کہ تمام ادیان میں سے صرف یہی جماعت ہے جو دل سے اور مذہبی عقیدہ سے حضرت گورو نانک جیؒ کی عزت و تکریم کرتی ہے۔ جس کا ثبوت اس جماعت کے لٹریچر اور اخبارات سے واضح ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تقریب کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

خاکسار:
محمد ایوب ساجد مبلغ علاقہ راجوری

وفات اور اظہارِ تعزیت

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے والد بزرگوار محترم شیخ سلامت علی صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور مؤرخہ ۸ر نومبر ۱۹۷۶ء کو بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم محترم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کے سمدھی اور جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہنوئی اور خالہ زاد بھائی تھے۔ مرحوم بہت مخلص اور دُعاگو بزرگ تھے۔ قادیان میں آپ کا جنازہ غائب بعد نمازِ جمعہ ۲۷ر نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھایا۔

ادارہ بدر مرحوم کی وفات پر آپ کے جملہ لواحقین بالخصوص مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اور بھائی عبدالرحیم صاحب درویش سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کا دین و دُنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

وفات اور درخواستِ دُعا

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم ظہیر احمد صاحب، پاکستان میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ میری اہلیہ صاحبہ وہاں گئی ہوئی ہیں اور انہیں سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز میرے بہنوئی مکرم صوفی عزیز احمد صاحب کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:
منیر احمد بھٹی لندن

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دِل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہے
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS
EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN- 695009.

PHONE NO -2351
P.B - NO - 128
CABLE:-
"CRESCENT"

ایک اقتباس!

ہمارے ایک غیر مسلم دوست شری دھرم چندر ساہو ٹیچر (بردواہ پوسٹ آفس بہواہ ضلع فتح پور۔ یوپی) جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی احباب جماعت سے تبادلہ خیالات بھی کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک تازہ خط میں اپنے تأثرات کا اظہار کیا ہے جو ذیل میں افادۂ عام کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

"میں نے آپ کی جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ ساتھ ہی احمدی بھائیوں سے ملاقات بھی کی۔ کتب کے مطالعہ اور احباب سے ملنے سے مجھے بہت ہی سکون ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ:-

۱۔ آپ نے سبھی دھرموں کے ساتھ پریم کا بیج بویا ہے۔
۲۔ آپ نے سب مذاہب کے رہنماؤں کی عزت کرنے کی تلقین کی ہے۔
۳۔ یک جہتی۔ ایکتا۔ پیار و محبت اور صبر کی جو تلقین ہے وہ قابل تعریف ہے۔
۴۔ احمدیت کے مطالعہ سے مجھے اتنی قوت ملی ہے کہ اب میں کسی مذہب کے سچ اور جھوٹ کو پہچان سکتا ہوں۔

زیادہ کیا لکھوں مجھ میں اور قلم میں اتنی جان نہیں ہے۔"

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات!

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کیلئے امرتسر سے قادیان تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

نمبر شمار	روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان	نمبر شمار	روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱۔ صبح پہلی گاڑی	۵ — ۳۰	۷ — ۳۰	۱۔ پہلی گاڑی	۸ — ۱۰	۱۰ — ۰۰
۲۔ دوپہر دوسری گاڑی	۱۵ — ۰۰	۱۷ — ۲۰	۲۔ دوسری گاڑی	۲۰ — ۲۰	۲۲ — ۳۰

نوٹ ۱:- امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ اسی طرح قادیان سے امرتسر تک بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن کے اوقات اوپر درج ہیں۔

۲:- شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ۱۷-۴۵ پر چلتی ہے جو ۱۸-۴۵ پر بٹالہ پہنچتی ہے اُسی وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مل جاتی ہے یہ گاڑی بٹالہ سے ۱۹-۱۵ پر چل کر ۱۹-۵۰ پر قادیان پہنچ جاتی ہے۔

۳:- امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے اور بٹالہ سے قادیان تک ۲۵ بسیں چلتی ہیں۔ چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان اور بستر وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے بسوں پر سفر اس لحاظ سے تکلیف دہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32. Second main Road
C.I.T-COLONY
MADRAS
PIN- 600004.
PHONE NO. 76360.

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہتے ہوں، وہ فوری طور پر اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ حالات ریزرو کروائی جاسکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے :-

① تاریخ واپسی ② نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ ③ درجہ ④ نام سفر کنندہ ⑤ جنس (یعنی مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی) ⑥ عمر ⑦ پورا یا نصف ٹکٹ ⑧ ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالےٰ سب کا حافظ وناصر ہو اور سفر کو موجب برکت بنائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۲/۱۱/۷۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے برادرم ظفر السلام صاحب ابن محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب بنارس کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو محترمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ بنت محترم اسرار محمد صاحب احمدی مرحوم راٹھ یوپی کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض طے ہوا۔

قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

اس خوشی میں خاکسار نے ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۱۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ خاکسار : منظر السلام آف بنارس

(۲) مورخہ ۱۵/۱۱/۷۶ کو ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب ولد سید فضل الرحمٰن صاحب ساکن خوردہ ضلع پوری (اڑیسہ) کا نکاح لیڈی ڈاکٹر سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت سید محمد شاہ سیفی ساکن بیج بہاڑہ ضلع اننت ناگ کشمیر کے ساتھ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ مورخہ ۱۶/۱۱/۷۶ کو رخصتانہ عمل میں آیا۔

اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار : سید محمد شاہ سیفی بیج بہاڑہ کشمیر

(۳) مورخہ ۱۷/۱۱/۷۶ کو عزیزہ بدر النساء بیگم بنت مکرم عبدالغنی صاحب عجب کشمیر کا نکاح عزیزم رفیق احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض ۲۷۵/- روپے حق مہر مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم کے شفیق احمد صاحب اور مکرم عبدالغنی صاحب عجب شیر نے پانچ پانچ روپے اعانت بدر، شکرانہ فنڈ اور نشر واشاعت میں ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار : محمود احمد عجب شیر تیماپوری۔

تبدیلی پتہ

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ کا بھدرواہ سے یاڑی پورہ میں تبادلہ کیا گیا ہے۔ ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ جو دوست ان سے خط وکتابت رکھتے ہوں۔ انہیں نئے پتہ پر خطوط بھجوانے چاہئیں۔

Moulvi Abdul Rasheed Zia (H.A.)
Ahmediyya Muslim Missionary
YADIPURA. 192232.
Distt. Anantnag (Kashmir).

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کنندگان سے درخواست!

جماعت کے جن مخلصین نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں، اُن میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہوچکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں، اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاچکی ہے۔

ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانیوالی تحریک ہے ــــ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرکزی مساجد، اقصےٰ و مُبارک کیلئے دریاں

قادیان کی مرکزی مساجد (اقصےٰ و مبارک) کے لئے ۲۵ × ۴ (پچیس فٹ لمبی۔ چار فٹ چوڑی) پچاس عدد دریاں مطلوب ہیں۔ ایک دری کی خرید پر ایک سو تیس روپے خرچ آتے ہیں۔ دریاں جائے نماز کے نقش والی ہوتی ہیں۔ استطاعت رکھنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر کوئی دوست پوری دریاں یا اُن کی قیمت دے سکتے ہوں۔ یا احباب ایک ایک، دو دو یا کچھ دریاں لے کر دے سکتے ہوں۔ یا کچھ دوست مل کر ایک یا دو دریوں کے لئے رقم دے سکتے ہوں تو ایسی تمام رقوم دریوں کی خرید کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں اور تصریح کردیں کہ یہ رقم خرید دریوں کے لئے ہے تاکہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مساجد میں نمازیوں کے لئے دریوں کا انتظام کردیا جائے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ!

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہوسکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان